روزنامہ
(ٹیلی فون نمبر 047-6213029) FD-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

بدھ 11 مئی 2011ء 7 جمادی الثانی 1432 ہجری 11 ہجرت 1390 ہش جلد 61-96 نمبر 107

مستجاب الدعوات

حضرت ابوامامہؓ باہلی بیان کرتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔ تم میں سے بہترین وہ شخص ہے جو قرآن کریم خود بھی پڑھتا ہے اور دوسروں کو بھی پڑھاتا ہے کیونکہ حامل قرآن جو دعائیں کرتا ہے وہ یقیناً قبول کی جاتی ہیں۔

(شعب الایمان التاسع عشر، باب فی تعظیم القرآن، فصل فی تعلیم القرآن جزء 2 صفحہ 405)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

قرآن کریم کا نام ذکر رکھا گیا ہے اس لئے کہ وہ انسان کی اندرونی شریعت یاد دلاتا ہے جب اسم فاعل کو مصدر کی صورت میں لاتے ہیں تو وہ مبالغہ کا کام دیتا ہے جیسا زید عدل کیا معنے؟ زید بہت عادل ہے۔ قرآن کوئی نئی تعلیم نہیں لایا' بلکہ اس اندرونی شریعت کو یاد دلاتا ہے جو انسان کے اندر مختلف طاقتوں کی صورت میں رکھی ہے۔ حلم ہے' ایثار ہے' شجاعت ہے' جبر ہے' غضب ہے' قناعت ہے وغیرہ۔ غرض جو فطرت باطن میں رکھی تھی' قرآن نے اسے یاد دلایا۔ جیسے فی کتاب مکنون (الواقعة:۷۹) یعنی صحیفہ فطرت میں کہ جو چھپی ہوئی کتاب تھی اور جس کو ہر ایک شخص نہ دیکھ سکتا تھا۔ اسی طرح اس کتاب کا نام ذکر بیان کیا۔ تا کہ وہ پڑھی جاوے تو وہ اندرونی اور روحانی قوتوں اور اس نور قلب کو جو آسمانی ودیعت انسان کے اندر ہے' یاد دلاوے۔ غرض اللہ تعالیٰ نے قرآن کو بھیج کر بجائے خود ایک روحانی معجزہ دکھایا۔ تا کہ انسان ان معارف اور حقائق اور روحانی خوارق کو معلوم کرے' جن کا اسے پتہ نہ تھا' مگر افسوس کہ قرآن کی اس علت غائی کو چھوڑ کر جو ھدی للمتقین (البقرة:۳) ہے۔ اس کو صرف چند قصص کا مجموعہ سمجھا جاتا ہے اور نہایت بے پروائی اور خود غرضی سے مشرکین عرب کی طرح اساطیر الاولین کہہ کر ٹالا جاتا ہے۔ وہ زمانہ تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا اور قرآن کے نزول کا۔ جب وہ دنیا سے گمشدہ صداقتوں کو یاد دلانے کے لئے آیا تھا۔ اب وہ زمانہ آ گیا جس کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشین گوئی کی تھی کہ لوگ قرآن پڑھیں گے' لیکن ان کے حلق سے نیچے قرآن نہ اترے گا۔ سو اب تم ان آنکھوں سے دیکھ رہے ہو کہ لوگ قرآن کیسی خوش الحانی اور عمدہ قراءت سے پڑھتے ہیں۔ لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں گزرتا۔ اس لئے (۔) قرآن کریم جس کا دوسرا نام ذکر ہے۔

.........انسان کے اندر چھپی ہوئی اور فراموش شدہ صداقتوں اور ودیعتوں کو یاد دلانے کے لئے آیا تھا۔

(ملفوظات جلد اول ص60)

مستحق طلباء کی امداد

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

جس طرح ہماری جماعت دوسرے کاموں کے لئے چندہ کرتی ہے اسی طرح ہر گاؤں میں اس کیلئے کچھ چندہ جمع کر لیا جائے۔ جس سے اس گاؤں کے اعلیٰ نمبروں پر پاس ہونے والے لڑکے یا لڑکوں کو وظیفہ دیا جائے اس طرح کوشش کی جائے کہ ہر گاؤں میں دو تین طالب علم اعلیٰ تعلیم حاصل کریں۔ (30/اکتوبر 1945ء)

خدا تعالیٰ کے فضل سے نظارت تعلیم کے تحت حضرت مصلح موعود کی اس خواہش کی تکمیل کیلئے نگران امداد طلبہ کا شعبہ اس نیک اور مفید کام میں مصروف ہے۔ اور سینکڑوں غریب طلبہ اس شعبہ کے تعاون سے تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ امداد طلبہ کا یہ شعبہ اس تعاون کو آمد ہونے کے ساتھ ہی بہتر طور پر ممکن بنا سکتا ہے۔ لیکن اس کی آمد اس وقت بالکل نہ ہونے کے برابر ہے۔ طلباء کی کتب، یونیفارم اور مقالہ جات کیلئے رقم کی فوری ضرورت ہے۔ یہ رقوم درج ذیل صورتوں میں خرچ کی جاتی ہیں۔

1۔ سالانہ داخلہ جات 2۔ ماہوار ٹیوشن فیس
3۔ درسی کتب کی فراہمی 4۔ فوٹو کاپی مقالہ جات
5۔ دیگر تعلیمی ضروریات

پاکستان میں فی طالب علم اوسطاً سالانہ اخراجات اس طرح سے ہیں۔

1۔ پرائمری و سیکنڈری 8 ہزار سے 10 ہزار روپے تک سالانہ
2۔ کالج لیول 24 ہزار سے 36 ہزار روپے تک سالانہ
3۔ بی ایس سی ۔ ایم ایس سی و دیگر پروفیشنل ادارہ جات ایک لاکھ سے 3 لاکھ روپے تک

سینکڑوں طلبہ کا اس وقت اس شعبہ پر بے انتہا مالی بوجھ ہے۔ جس کیلئے عطیات کی فوری ضرورت ہے۔ تمام احمدی احباب سے درخواست ہے کہ اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور اپنے حلقہ احباب میں بھی موثر رنگ میں تحریک فرماویں کہ اس شعبہ کے لئے دل کھول کر حصہ ڈالیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے خلوص میں بے انتہا برکت ڈالے۔ آمین

یہ عطیہ جات براہ راست نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ کی مد ''امداد طلبہ'' میں بھجوائے جا سکتے ہیں۔

(نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم)

مشعل راہ

خدا تعالیٰ خود انتظام کرے گا جس کے یہ مہمان ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ میں فرماتے ہیں۔

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی حضرت مسیح موعود کا ایک واقعہ کہ ابتدائی ایام میں، جو شروع کے دن تھے، چندے وغیرہ مقرر نہ ہوئے تھے اور جماعت کی تعداد بھی تھوڑی تھی۔ ایک دفعہ کثیر تعداد میں مہمان آ گئے۔ اس وقت خرچ کی دقت تھی۔ حضرت میر ناصر نواب صاحب نے میرے روبرو حضرت اقدس سے خرچ کی کمی کا ذکر کیا۔ اور یہ بھی کہا کہ مہمان زیادہ آ گئے ہیں۔ آپ گھر گئے، حضرت (اماں جان) کا زیور لیا اور میر صاحب کو دیا کہ اس کو فروخت کر کے گزارہ چلائیں۔

پھر دوسرے تیسرے دن، وہ زیور کی جو آمد ہوئی تھی، روپیہ آیا تھا، ختم ہو گیا۔ میر صاحب پھر حاضر ہوئے اور اخراجات کی زیادتی کے بارہ میں ذکر کیا۔ حضور نے فرمایا کہ ہم نے مسنون طریقے پر ظاہر اسباب کی رعایت کر لی ہے اب وہ خود انتظام کرے گا۔ یعنی جو مسنون طریقہ تھا جو ہمارے پاس تھا وہ تو ہم نے دے دیا ہے، خرچ کر لیا ہے اب خدا تعالیٰ خود انتظام کرے گا جس کے مہمان ہیں۔ کہتے ہیں کہ دوسرے ہی دن اس قدر روپیہ بذریعہ منی آرڈر پہنچا کہ سینکڑوں تک نوبت پہنچ گئی۔ اس زمانہ میں سینکڑوں بھی بہت قیمت رکھنے والے تھے۔ پھر آپ نے توکل پر تقریر فرمائی، فرمایا: جبکہ دنیا دار کو اپنے صندوق میں رکھے ہوئے روپے پر اعتبار ہوتا ہے کہ حسب ضرورت جس قدر چاہے گا صندوق کھول کر نکال لے گا۔ ایسا ہی متوکل کو خدا تعالیٰ پر یقین اور بھروسہ ہوتا ہے کہ جس وقت چاہے گا نکال لے گا۔ اور اللہ کا ایسا ہی سلوک ہوتا ہے۔

تو دیکھیں اس سے ہمیں سبق مل رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ تو اپنے بندوں کی ضرورتیں پوری کر لیتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے ہماری بہتری کی خاطر، ہماری بھلائی کے لئے، ہمیں بھی ان خوش قسمتوں میں شامل کر لیا ہے جو ان نیک کاموں میں شامل ہوتے ہیں اور ثواب حاصل کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود حضرت حکیم نور الدین صاحب کے بارہ میں ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''اگر میں اجازت دیتا تو وہ سب کچھ اس راہ میں فدا کر کے اپنی روحانی رفاقت کی طرح جسمانی رفاقت اور ہر دم صحبت میں رہنے کا حق ادا کرتے۔ ان کے بعض خطوط کی چند سطریں بطور نمونہ ناظرین کو دکھلاتا ہوں۔ لکھتے ہیں: ''میں آپ کی راہ میں قربان ہوں۔ میرا جو کچھ ہے میرا نہیں آپ کا ہے۔ حضرت پیرو مرشد میں کمال راستی سے عرض کرتا ہوں کہ میرا سارا مال و دولت اگر دینی اشاعت میں خرچ ہو جائے تو میں مراد کو پہنچ گیا۔ اگر خریدار براہین کے توقف طبع کتاب سے مضطرب ہوں تو مجھے اجازت فرمایئے کہ یہ ادنیٰ خدمت بجالاؤں کہ ان کی تمام قیمت ادا کردہ اپنے پاس سے واپس کر دوں''۔

(فتح اسلام۔ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 36,35)

یعنی جو خریدار ہیں براہین احمدیہ کے اس وقت اگر وہ ادائیگی نہیں کر پا رہے تو مجھے اجازت دیں میں وہ ساری ادائیگی اپنی طرف سے کر دیتا ہوں۔

(خطبہ 7 نومبر 2003ء الفضل 24 فروری 2004ء)

غزل

نہ کوئی جاہ و حشم اور نہ کوئی حسب و نسب
نہ کوئی خواہشوں کے محل اور نہ حسنِ طلب
سبھی سے پیار و محبت، دھرم ہمارا ہے
کسی سے بھی نہیں نفرت، ہمارا ہے مذہب
کسی کو اُف نہیں کہتے مگر ہمارے خلاف
جو جنگ جاری ہے اس کا ہے کوئی اور سبب
ہر ایک موڑ پہ بینر لگے ہیں نفرت کے
ہر ایک موڑ جو مقتل بنے تو کیا ہے عجب
جو اک صدی سے ہمیں قتل کرتے آئے ہیں
ضرور نپٹے گا ان سے۔ ہمارا پیارا رب
جنہوں نے معبدوں کو قتل گاہ میں بدلا
کبھی تو اترے گا ان پر خدا کا غیظ و غضب
ہر ایک وار پہ قدسیؔ عجیب لطف ملے
''ہر ایک زخم پہ اک اور زخم کی ہے طلب''
عجیب نشہ ہے قربانیوں کے موسم کا''

عبدالکریم قدسی

خلافت سے جو وابستہ رہے گا
وہ ہر طوفان سے بچتا رہے گا
سکون دل اسے ہوگا میسر
وہ اک ایمان سے چلتا رہے گا

ناصر احمد سید

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

میں جماعتی نظام کو بھی اور ذیلی تنظیموں کو بھی کہتا ہوں کہ اپنے پروگراموں میں تیزی پیدا کریں اور دعوت الی اللہ کے کام کو ملک کے کونے کونے میں پھیلا دیں

ہمیں اپنی عملی حالت درست کرنی ہوگی۔ ہر احمدی کو اپنے آپ کو احمدیت کا سفیر سمجھنا ہوگا۔ اعمال، اس تعلیم کے مطابق ڈھالنے ہوں گے جس کا ہم پرچار کر رہے ہیں

ہمیشہ یاد رکھیں کہ افراد کے نیک اعمال کا مجموعہ جماعت کی مضبوطی بڑھائے گا اور جب یہ نیک اعمال کامل فرمانبرداری سے ایک ہاتھ کے اشارے پر اٹھتے بیٹھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والے ہوں گے تو ایک انقلاب دنیا میں پیدا کرنے والے بن جائیں گے

میں نظام جماعت اور تمام ذیلی تنظیموں کو کہتا ہوں کہ اپنی ذمہ داری کو سمجھیں اور اپنی امانت کا حق ادا کریں اپنے فرائض بھی احسن طریق پر ادا کرنے والے ہوں

دعوت الی اللہ کا کام کئی گنا بڑھ سکتا ہے۔ اپنے دعوت الی اللہ کے نظام کو مربوط کرنے کی ضرورت ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا 6 فروری 2011ء ایم ٹی اے کے ذریعہ جماعت احمدیہ بنگلہ دیش کے جلسہ سالانہ سے براہ راست افتتاحی خطاب

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:۔

اس وقت میں بنگلہ دیش کے جلسہ سالانہ کے پہلے دن کے ابتدائی اجلاس کے خطاب کے لئے کھڑا ہوا ہوں۔ یہ جلسہ سالانہ جو بنگلہ دیش میں ہو رہا ہے، یہ نئی جگہ پر ہو رہا ہے جو اس لئے کرائے پر لی گئی تھی کہ زیادہ تعداد میں لوگ شامل ہو سکیں۔ لیکن بدقسمتی سے، قوم کی بدقسمتی کہنا چاہئے، ہمارے لئے تو اللہ تعالیٰ ہر برے حالات میں بھی بہتر حالات پیدا کر دیتا ہے، وہاں مخالفین کے ایک ٹولے نے جلوس نکال کر، انتظامیہ پر دباؤ ڈال کر مجبور کیا کہ یہاں جلسہ نہ ہونے دیا جائے۔ اس لئے وہاں کے حالات کچھ ایسے ہو گئے ہیں جس کی وجہ سے انتظامیہ نے ہمیں کچھ تھوڑے وقت کی اجازت دی ہے۔ اس لئے یہ پروگرام مختصر کر کے، میں نے نظم بھی چھوٹی پڑھوائی ہے اور اب میں خطاب بھی مختصر کروں گا۔ ان کے لئے دعا بھی کریں۔ اللہ تعالیٰ وہاں کے مشکل حالات میں آسانیاں پیدا فرمائے۔

جیسا کہ میں نے کہا پولیس نے اور انتظامیہ نے ہمیں تھوڑا وقت دیا ہے کہ پانچ بجے تک یہ ختم کریں۔ ہم احمدی جو ہمیشہ قانون کی پابندی کرتے ہیں اور یہی ہمیں (-) کی صحیح تعلیم نے سکھایا ہے، (-) اس وقت کے اندر اندر یہ جلسہ یا جو بھی پروگرام ہے ہم ختم کر لیں گے کیونکہ جیسا کہ میں نے کہا ہمارا مقصد کسی قسم کا فساد پیدا کرنا نہیں، بلکہ ہم صلح پسند اور امن جُو، امن پسند لوگ ہیں اور اس لئے حکومت کے ہر حکم کی اطاعت کرنا اور اس کی پابندی کرنا ہمارا فرض ہے تاکہ ملک میں ہر طرح سے امن قائم رہے۔ ہم تو اس (-) کو ماننے والے ہیں جس نے صلح اور امن کی خاطر کفار کی من مانی شرائط کو مان لیا لیکن کسی قسم کی بدامنی کی فضا پیدا کرنے کی کوشش نہیں کی۔ گو اس جگہ میں تو جلسہ منعقد نہیں ہو سکے گا لیکن ہو سکتا ہے کہ جماعت کی جو اپنی جگہ ہے وہاں جلسہ منتقل ہو جائے اور وہاں منعقد کیا جائے۔ اس لئے جلسہ تو (-) چھوٹے پیمانے پر چلتا رہے گا گو اس میں اتنی وسعت نہیں ہو گی۔ باہر سے جو لوگ آ چکے ہیں وہ تو بہرحال شامل ہوں گے۔ لیکن جو ہمارے خیال میں تھا کہ اس وسیع جگہ پر جلسہ کر کے ہم ایک دنیا کو (-) کا خوبصورت پیغام جماعت کی طرف سے دے سکیں گے، اس میں ان لوگوں کی بدقسمتی ہے کہ وہ اس کو سننے سے محروم رہ جائیں گے۔

پس پہلی بات تو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ان دنوں میں بنگلہ دیش کے جو لوگ جلسہ کے لئے جمع ہوئے ہیں وہ اپنے وقت کو، اپنے ہر لمحے کو دعاؤں میں گزاریں اور دنیا کے احمدی بھی ان کے لئے دعائیں کریں۔ ہماری دعائیں ضرور ایک دن رنگ لائیں گی اور یہی اکثریت جو ہے اقلیت میں بدل جائے گی۔ لیکن اس اکثریت کو اقلیت میں بدلنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے جو ہمیں حکم دیا ہے اس کی تعمیل کرنا بھی ضروری ہے۔ اور وہ ہے دعوت الی اللہ کا کام۔ اس کام کو ہم نے ہر حال میں کرتے چلے جانا ہے اور انشاء اللہ کبھی نہیں چھوڑنا۔

پس اس کے لئے میں بنگلہ دیش میں خاص طور پر جماعتی نظام کو بھی اور ذیلی تنظیموں کو بھی کہتا ہوں کہ اپنے پروگراموں میں تیزی پیدا کریں۔ ایک جامع پروگرام بنائیں اور دعوت الی اللہ کے کام کو ملک میں کونے کونے میں پھیلا دیں۔ لیکن اس کام کے اچھے نتائج اسی وقت پیدا ہوں گے جب ہم اس پیغام کو پہنچانے کے ساتھ ساتھ اپنے عملوں کی طرف بھی دیکھنے والے ہوں گے اور جب ہمارے عمل، ہماری تعلیم اور ہمارے پیغام کے ساتھ مطابقت رکھتے ہوں گے۔ ورنہ دنیا کہے گی تم مجھے کیا نصیحت کر رہے ہو؟ مجھے کیا (-) کر رہے ہو؟ مجھ سے کیا (-) کی خوبیاں بیان کر رہے ہو؟ مجھے کیا بتا رہے ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق اور قرآنِ کریم کی پیشگوئی کے مطابق ...... مسیح موعود آ گیا ہے؟ تم یہ بتاؤ کہ تم جن باتوں کی طرف توجہ دلا رہے ہو اور فخر سے بتا رہے ہو ان باتوں نے تمہارے اندر کیا تبدیلی پیدا کی ہے؟ اس لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ صرف اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والا ہی احسن بات کہنے والا نہیں بن جاتا بلکہ عمل صالح کا نمونہ دکھانا بھی ضروری ہے۔ نیک اعمال بجا لانے بھی ضروری ہیں۔ کیونکہ بات وہی اثر کرتی ہے جس کے کہنے والا خود بھی اس پر عمل کر رہا ہو۔ ایک شخص دوسرے کو سچائی کی کیا تلقین کرے گا جبکہ وہ خود جھوٹ کا سہارا لے رہا ہو۔

پس اگر اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانا ہے تو پہلے ہمیں اپنی عملی حالت درست کرنی ہوگی۔ ہر احمدی کو اپنے آپ کو احمدیت کا سفیر سمجھنا ہوگا۔ اعمال، اس تعلیم کے مطابق ڈھالنے ہوں گے جس کا ہم پرچار کر رہے ہیں۔ اور وہ تعلیم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری شرعی کتاب قرآن کریم ہے جس کے آنے سے شریعت کامل ہوئی۔ قرآنِ کریم میں سینکڑوں حکم ہیں جن کی ایک مومن کو تلقین کی گئی ہے۔ اور ہمیں کہا گیا ہے کہ تم ہر حکم پر عمل کرنے کی کوشش کرو تب تم اعمال صالحہ بجا لانے والے کہلا سکو گے۔ ہمارے سامنے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ رکھ کر یہ ثابت کر دیا کہ جن باتوں کا تمہیں حکم دیا جاتا ہے اس کے عظیم ترین معیار تمہارے سامنے ہیں۔ بیشک ہر ایک انسان اپنی اپنی استعداد کے مطابق اعمال بجا لاتا ہے۔ اس کے کم معیار بھی ہیں لیکن اُن احکامات پر عمل کرنے اور اُن اعمال کو بجا لانے کے لئے ہر ایک کے لئے کوشش کرنا ضروری ہے اور یہ اللہ تعالیٰ نے فرض قرار دیا ہے۔

حضرت مسیح موعود نے قرآن کریم کے تمام حکموں پر عمل کرنے کی ہمیں تلقین فرمائی ہے۔ ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر چلنے کی تلقین فرمائی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ ”ہمیں حکم ہے کہ تمام احکام میں، اخلاق میں، عبادات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کریں“۔ فرمایا: ”پس اگر ہماری فطرت کو وہ قوتیں نہ دی جاتیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام کمالات کو ظلّی طور پر حاصل کر سکتیں تو یہ حکم ہمیں ہرگز نہ ہوتا کہ اس بزرگ نبی کی پیروی کرو۔

کیونکہ خدا تعالیٰ فوق الطاقت کوئی تکلیف نہیں دیتا جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ ...... (البقرہ:287)‘‘۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن۔ جلد22۔ صفحہ 156)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں حضرت عائشہؓ کا یہ قول بڑا خوبصورت ہے کہ آپ کے اخلاق قرآن کریم کی تعلیم تھے۔ پس جب ہم اپنے عملوں پر غور کریں گے، اپنی کمزوریوں پر غور کریں گے تو اللہ تعالیٰ سے ان احکامات پر عمل کرنے کی طاقت بھی مانگیں گے اور یوں ہمارے عمل ترقی پذیر ہوتے چلے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ ہمیں نیکیاں کرنے کی توفیق دیتا چلا جائے گا اور ان میں وسعت پیدا کرتا چلا جائے گا۔ اور جب ہماری یہ حالت ہوگی تو ہم اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والے کام بھی احسن رنگ میں انجام دے سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے اس کام میں برکت بھی ڈالے گا۔ ہمارا دعویٰ صرف زبانی دعویٰ ہی نہیں رہے گا بلکہ ہم اپنے قول کی عملی تصویر بھی بن رہے ہوں گے اور یہ بات انشاء اللہ تعالیٰ ہماری دعوت الی اللہ میں برکت ڈالے گی۔ اللہ تعالیٰ نے نیک کام اور اللہ تعالیٰ کے پیغام کی طرف بلانے اور اس مقصد کے لئے نیک عمل کے نمونے دکھانے کے ساتھ ساتھ یہ بھی ضروری قرار دیا ہے کہ یہ بھی اعلان کرو کہ ...... کہ یقیناً میں کامل فرمانبرداروں میں سے ہوں۔ اب جب نیک عمل بجالائے جائیں گے تو فرمانبرداری کی وجہ سے ہی بجالائے جائیں گے۔ لیکن یہاں ایک بات یاد رکھنی بھی ضروری ہے کہ نیک عمل جتنے بھی اعلیٰ ہوں، اُس وقت تک ان میں برکت نہیں ہوگی اور ہم ان سے برکت حاصل نہیں کرسکیں گے جب تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم مانتے ہوئے کامل فرمانبرداری کا حق ادا نہیں کریں گے۔ اور کامل فرمانبرداری اس وقت ہوگی جب اس زمانے کے امام کو مان کر اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرتے ہوئے ہم ایک جماعت سے منسلک ہو کر، ایک نظام سے منسلک ہو کر پھر اپنے اعمال بھی بجالائیں گے اور اللہ تعالیٰ کے پیغام کو پہنچائیں گے۔

جب ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم مانتے ہوئے (-) آپ کا سلام پہنچایا ہے تو پھر (-) کی کامل فرمانبرداری بھی کرنی ہوگی۔ ...... صرف دعوت الی اللہ کی انفرادی کوششیں ہی کافی نہیں ہوں گی بلکہ ایک نظام سے منسلک ہو کر مربوط اور مضبوط کوشش کرنی ہوگی۔

ہمیشہ یاد رکھیں کہ افراد کے نیک اعمال کا مجموعہ جماعت کی مضبوطی بڑھائے گا۔ اور جب یہ نیک اعمال کامل فرمانبرداری سے ایک ہاتھ کے اشارے پر اٹھتے بیٹھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والے ہوں گے تو دنیا میں ایک انقلاب پیدا کرنے والے بن جائیں گے۔ اس زمانے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان لانے والوں کے کاموں میں برکت کی نوید انہی لوگوں کو سنائی ہے جو ایک جماعت سے منسلک ہوں گے۔ نام کی جماعتیں تو بہت ساری ہیں لیکن قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کرنے والی اور ایک ہاتھ پر بیعت کرنے والی جماعت صرف جماعت احمدیہ ہے۔ پس ہر احمدی کو اپنی اس اہمیت کو سمجھنے کی بہت زیادہ ضرورت ہے اور یہ بات نظام جماعت چلانے والے جو افراد ہیں ان کے لئے بھی لمحہ فکریہ ہے کہ اگر وہ اپنی امانت کا حق ادا نہیں کریں گے جس کی اہمیت کے بارے میں مَیں گزشتہ خطبہ میں بھی ذکر کر چکا ہوں تو وہ بھی پوچھے جائیں گے۔ ایسی امانت جس کے اٹھانے سے ہر ایک نے انکار کیا تھا لیکن انسانِ کامل حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی جان پر ظلم کرتے ہوئے اُس امانت کو اٹھا لیا اور یہی امانت آخری زمانے میں (-) کے ماننے والوں کے سپرد کی گئی ہے۔ اگر اس کے ماننے والے اس کا حق ادا نہیں کریں گے تو اُن کا بھی مؤاخذہ کیا جائے گا۔ پس ہمارے لئے بڑی فکر انگیز بات ہے۔

اس حوالے سے مَیں نظامِ جماعت اور تمام ذیلی تنظیموں خدام، انصار اور لجنہ کے نظاموں کو بھی کہتا ہوں کہ اپنی ذمہ داری کو سمجھیں اور اپنی امانت کا حق ادا کریں۔ صرف افراد جماعت سے کامل اطاعت کی امید نہ رکھیں بلکہ اپنے فرائض بھی احسن طریق پر ادا کرنے کی کوشش کریں۔ اگر ہماری کوششیں مزید مربوط اور مضبوط ہوں گی اور پورے نظام کو ہم فعال کرنے والے ہوں گے، ہر طرف سے کوشش ہو رہی ہوگی تو دعوت الی اللہ کا کام کئی گنا بڑھ سکتا ہے جس میں بہت زیادہ گنجائش ہے۔ بعض رپورٹس میں دیکھتا ہوں تو ان سے پتہ لگتا ہے کہ بنگلہ دیش میں جس حد تک کام ہو سکتا ہے اتنا نہیں ہو رہا۔ مجھے امید ہے کہ اب تک جو سستیاں ہو چکی ہیں اُن کو دور کرنے کی کوشش کریں گے اور ہر موقع جو اللہ تعالیٰ آپ کو مہیا فرماتا ہے، چاہے وہ ہماری ترقی کا موقع ہو یا کسی قسم کی مخالفت کا، اُس سے سبق حاصل کرنے والے ہوں گے۔ اگر ہماری کوششیں مربوط ہوتیں تو ہو سکتا تھا کہ آج بھی یہی مخالفت جو مخالفین کی طرف سے ہوئی ہے اس میں سے بہت سارے مخالفین اس وقت ہمارے درمیان بیٹھے ہوتے۔

بنگلہ دیشی میرے اندازے کے مطابق بہت زیادہ روشن خیال اور روشن دماغ کے لوگ ہیں اور سوچ اور سمجھ رکھنے والے ہیں۔ حق بات کو اگر سمجھ جائیں تو اس کو قبول کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس وقت بھی بنگلہ دیش میں بہت سارے پڑھے لکھے لوگ جو جماعت کے پیغام کو سمجھتے ہیں اور جماعت کی تعلیمات کو سمجھتے ہیں، باوجود اس کے کہ ان کا جماعت سے تعلق نہیں ہے، براہ راست جماعت میں شامل نہیں ہیں لیکن جماعت کی تعلیمات کی جو خوبصورتی ان تک پہنچتی ہے وہ اس وجہ سے ہمیشہ جماعت کا ساتھ دیتے ہیں۔ اسی طرح دیہاتوں میں بھی، قصبوں میں بھی جو شرفاء ہیں وہ جماعت کی تعلیمات کو اچھا سمجھتے ہوئے مخالفت کی صورت میں جماعت کا ساتھ دیتے ہیں۔ بنگلہ دیش میں جماعت کی مخالفت کے حالات بہت ساری دنیا کے بعض ممالک سے بہت کم ہیں اور جماعت کے بہتر حالات ہیں۔ اس لئے اپنے (دعوت الی اللہ) کے نظام کو مربوط کرنے کی ضرورت ہے۔ دعوت الی اللہ کے نظام کو مزید فعال بنانے کی ضرورت ہے تاکہ یہی مخالفین جو آج اکثریت میں نظر آرہے ہیں یہ اقلیت میں بدل جائیں۔

یہ دن دعاؤں کے ساتھ گزاریں۔ اپنے ذاتی شکووں اور گلوں کو ختم کریں اور ایک ہی مقصد سامنے ہو کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام دنیا تک پہنچانا ہے جو پیار اور محبت کا پیغام ہے، جو خدا تعالیٰ کی طرف لے جانے کا پیغام ہے تاکہ ہماری قوم حقیقی رنگ میں (-) کہلانے والی بن جائے۔

پس ہمیشہ یاد رکھیں جب ہمارے ایمانوں میں مضبوطی ہوگی، جب ہمارے مقاصد نیک ہوں گے، جب ہمارے اندر مستقل مزاجی ہوگی تو پھر خدا تعالیٰ ہمارے کام میں بے انتہا برکت ڈالتا چلا جائے گا اور ہم بھی وہ انقلاب جو اللہ تعالیٰ کی نظر میں مقدر انقلاب ہے اس کا حصہ بن جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

جلسے کے مقاصد میں سے جو حضرت مسیح موعود نے بیان فرمایا ہے یہ بھی ہے کہ آپس میں محبت اور بھائی چارے کی فضا پیدا کی جائے۔ پس اعلیٰ اخلاق دکھاتے ہوئے محبت اور پیار اور بھائی چارے کی فضا بھی پیدا کریں۔ اور نہ صرف یہاں جمع ہونے کے دوران بلکہ جب اپنے اپنے گھروں میں جائیں تو وہاں جا کر بھی اس پیار اور محبت کی فضا کو ہمیشہ قائم رکھیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور خیریت سے جو جلسے کی باقی کارروائی ہے وہ بھی ختم ہو اور خیر و عافیت سے آپ لوگ اپنے گھروں کو بھی جائیں۔

اب دعا کر لیں۔

(الفضل انٹرنیشنل 8/اپریل 2011ء)

بقیہ صفحہ 6

کی جستجو اور تحقیق کے نتیجے میں اس کا جراثیم دریافت ہو گیا اور چوہے کی جلد پر رہنے والا وہ پسو بھی شناخت ہو گیا جس کے کاٹنے کی وجہ سے یہ جراثیم انسان کے جسم میں داخل ہوتا ہے اور یہ بیماری انسانوں کو متاثر کرتی ہے۔ اس کے علاوہ بیماری سے بچاؤ کا ٹیکہ بھی بنا لیا گیا۔ گویا چند سالوں میں ہی اس خوفناک قدیم بیماری کے تمام عُقدے کھل گئے۔ ان حقائق کے پیش نظر قرآن کی اس آیت پر غور کریں تو انسان ورطۂ حیرت میں ڈوب جاتا ہے۔

’’اور جب ان پر فرمان صادق آجائے گا تو ہم ان کیلئے سطح زمین میں سے ایک جاندار نکالیں گے۔ جو ان کو کاٹے گا (اس وجہ سے) کہ لوگ ہماری آیات پر یقین نہیں لاتے تھے‘‘۔ (النمل 83)

یہ پیشگوئی طاعون کے ذریعہ پوری ہوئی۔

مکڑی

مکڑیاں بھی بہت مفید کیڑے ہوتے ہیں۔ یہ دوسرے کیڑوں کو کھا کر اپنا پیٹ پالتی ہیں اور کیڑوں کی تعداد کو قابو میں رکھنے میں مدد دیتی ہیں گویا یہ کیڑا، کیڑوں کی دنیا کا شیر ہے اور اپنے جسم سے بھی بڑے کیڑوں کا شکار کر کے اپنے قابو میں لے آتا ہے اور اس کام میں مکڑی کا جالا اہم کردار ادا کرتا ہے۔ قرآن میں ایک پوری سورۃ اس کے نام سے موسوم ہے۔ درج ذیل آیت اس ضمن میں غور طلب ہے۔

’’اُن لوگوں کی مثال جنہوں نے اللہ کو چھوڑ کر اور دوست بنائے مکڑی کی طرح ہے اُس نے بھی ایک گھر بنایا اور تمام گھروں میں۔ یقیناً مکڑی ہی کا گھر سب سے زیادہ کمزور ہوتا ہے۔ کاش وہ یہ جانتے‘‘۔

(العنکبوت:42)

شہد کی مکھی

سب سے مفید کیڑا تو شہد کی مکھی ہے۔ اس کے متعلق قرآن کریم کی درج ذیل آیات ہیں۔

’’اور تیرے رب نے شہد کی مکھی کی طرف وحی کی کہ پہاڑوں میں بھی اور درختوں میں بھی اور ان (بیلوں) میں جو وہ اونچے سہاروں پر چڑھاتے ہیں گھر بنا‘‘۔

’’پھر ہر قسم کے پھلوں میں سے کھا اور اپنے رب کے رستوں پر عاجزی کرتے ہوئے چل۔ ان کے پیٹوں میں سے ایسا مشروب نکلتا ہے جس کے رنگ مختلف ہیں اور اس میں انسانوں کے لئے ایک بڑی شفاء ہے۔ یقیناً اس میں غور و فکر کرنے والوں کے لئے بڑا نشان ہے‘‘۔

(النحل:70,69)

مکرم ڈاکٹر لطیف احمد قریشی صاحب

انسان کی صحت پر دوسرے جانداروں کا اثر

وائرس، بیکٹیریا اور انسان کیلئے مفید اور مضر جراثیم کا ذکر

جانوروں کی دنیا

جانداروں کی ایک بہت عظیم دنیا ہے اسے انگریزی میں animal kingdom کہتے ہیں۔اس کو سائنسدانوں نے ایک جیسے جانداروں میں تقسیم کرکے بہت سی اقسام بیان کی ہیں۔کوئی وائرس کا ملک ہے جس میں کثیر تعداد وائرسز کی شامل ہے جس میں سے کچھ کو ہم جانتے ہیں اور کچھ کو نہیں جانتے۔ایک بیکٹیریا کا ملک ہے جس میں ان کے بہت سے قبیلے اور خاندان رہتے ہیں۔ ہر ایک کی اپنی خصوصیات اور عادات ہیں۔ایک پروٹوزوآ (protozoa) کا ملک ہے اور ان کے بھی قبیلے اور خاندان ہیں۔ پھر ایک مچھلیوں کا ملک ،ایک چڑیوں (birds) کا ملک ، ایک سانپوں (reptiles) کا ملک،ایک مینڈکوں (amphibians) کا ملک، ایک کیڑے مکوڑوں (insects) کا ملک اور ایک ملک ایسے جانداروں کا جو اپنے بچوں کو دودھ پلاتے (mammals) ہیں۔ ہر ملک میں بڑے بڑے قبیلے ،خاندان اور کنبے ہیں جنہیں سائنسدانوں نے ان کی خصوصیات اور عادات کے مطابق علیحدہ علیحدہ نام دئے ہوئے ہیں اور ان کا مطالعہ بڑا دلچسپ اور مفید ہے۔انہی سائنسدانوں میں سے ایک چارلس ڈارون بھی تھا۔غرض یہ ایک علیحدہ سائنس ہے۔

انسان اور جانور

یہ تمام جاندار ہماری اس وسیع دنیا میں اکٹھے رہتے ہیں اور ایک دوسرے کے ساتھ تعلقات رکھتے ان پر اثر انداز ہوتے اور فائدہ اٹھاتے ہیں۔ ہر جاندار اپنی نسل کی بقاء کی کوشش میں لگا ہوا ہے اور اسی ہوا، اسی پانی اور اسی غذا جس پر زندگی کا دارومدار ہے کو حاصل کرنے کی کشمکش میں مصروف ہے۔اس وسیع دنیا کے ایک بہت چھوٹے سے لیکن انتہائی اہم کنبے کا نام انسان (Homo sapien) ہے۔اسے حیوانِ ناطق اور اشرف المخلوقات بھی کہا جاتا ہے یہ بھی ان تمام جانداروں کے ساتھ رہتا ہے اور ان سے ہر قسم کا فائدہ اٹھاتا ہے۔ ان پر سواری کرتا ہے۔ ان سے اپنا بوجھ اُٹھواتا ہے۔ انہیں مارتا پیٹتا ہے۔ان کے بچوں کا دودھ خود پی جاتا ہے۔ان کا گوشت کھا جاتا ہے۔ان کی کھال کھینچ کر اس سے اپنا لباس اور مکان بناتا ہے۔ غرض ہر طریقہ سے انہیں استعمال کرتا ہے اور بعض جانوروں کی نسلوں کو مار مار کر معدوم بھی کر دیتا ہے۔ دوسرے جاندار بھی انسان سے تعلق رکھتے ہیں اور اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔اس کی جلد پر رہتے ہیں اور اپنی خوراک حاصل کرتے ہیں۔اس کے معدہ اور آنتوں میں رہتے ہیں اور خاموشی سے اس کا خون چوستے ہیں اور اسے پتہ بھی نہیں چلتا۔ کبھی کبھی اسے ہلاک بھی کر دیتے ہیں۔اور جب وہ ہلاک ہو جاتا ہے تو خوشی خوشی اس کے گوشت پوست اور ہڈیوں سے اپنا اور اپنے بچوں کا پیٹ پالتے ہیں اور ایک ذرہ بھی پیچھے رہنے نہیں دیتے۔ غرض یہ سلسلہ اس وقت سے چل رہا ہے جب سے انسان معرض وجود میں آیا اور ہمیشہ چلتا رہے گا۔

اب ہم ایک ایک کر کے ان جانداروں کے انسان کی صحت کے تعلق میں مختصراً کچھ بیان کریں گے اور سب سے چھوٹے جاندار یعنی وائرس سے شروع کریں گے۔

وائرس

وائرس بہت چھوٹے ہوتے ہیں یہاں تک کہ عام خردبین سے بھی نظر نہیں آتے۔البتہ ایک خاص مشین جسے الیکٹرون خردبین کہا جاتا ہے اس سے انہیں دیکھا جاسکتا ہے۔ان کو پہچاننے کے اور بھی بہت سے طریقے ہیں۔ان وائرسز کی بہت سی قسمیں ہوتی ہیں جن میں سے چند انسانوں میں بیماری پیدا کرتے ہیں۔ان بیماریوں میں انفلوئنزا (influenza)، زکام، چیچک (smallpox)، ریبیز (rabies)،لاکڑہ کاکڑہ (chicken pox)، ماچھرہ (herpes zoster)، خسرہ، جرمن خسرہ، دفاعی کمی کی بیماری (HIV/AIDS)، پولیو، ہیپا ٹائٹس اے۔بی۔سی۔ڈی اور ای،ڈنگی بخار، پیلا بخار (yellow fever) وغیرہ چند مثالیں ہیں۔ جب بھی کوئی وائرس جسم میں داخل ہوتا ہے تو جسم کا دفاعی نظام اس کے خلاف اپنی کارروائی شروع کر دیتا ہے اور چند دنوں میں ہی اس کے خلاف ایک ایسی دوائی بنالیتا ہے جسے انٹی باڈی (antibody) کہتے ہیں جو اس وائرس کو ہلاک کر دیتی ہے اور پھر ہمیشہ کے لئے جب بھی یہ وائرس دوبارہ جسم پر حملہ کرتا ہے تو اسی حفاظتی دوائی کے اثر سے فوراً ہلاک ہو جاتا ہے اور پھر کبھی وہ بیماری اس انسان کو نہیں ہوتی۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ چیچک یا خسرہ ایک دفعہ کسی کو ہوجائے تو پھر دوبارہ نہیں ہوتا۔البتہ بعض وائرس اپنی ساخت بدلنے کے عادی ہوتے ہیں جیسے انفلوئنزا کا وائرس ہے جو ہر سال دو سال کے بعد اپنی ساخت تھوڑی سی بدل دیتا ہے اور دوبارہ تازہ دم ہو کر حملہ کر دیتا ہے بلکہ چند سالوں میں تو اس کی ساخت اتنی بدل جاتی ہے کہ عالمی وبا پھیلنے کا خطرہ پیدا ہو جاتا ہے۔ وائرس کی ایک اور مشہورِ زمانہ بیماری ایڈز ہے اس بیماری کا وائرس انسان کے دفاعی نظام پر حملہ کرتا ہے جس کے نتیجہ میں جسم اس کے خلاف کوئی دفاعی کارروائی نہیں کرسکتا اور اس وائرس کو ہلاک نہیں کرسکتا بلکہ بہت سے دوسرے معمولی سمجھے جانے والے جراثیم بھی شیر ہو جاتے ہیں اور انسان کو ہلاک کر دیتے ہیں۔ کچھ وائرس ایسے بھی ہیں جن سے بچنے کے لئے دوائیں بن چکی ہیں اور ان کے استعمال کے بعد ان بیماریوں کا حملہ نہیں ہوتا۔ چیچک اور پولیو کی حفاظتی ادویات کے وسیع استعمال کے نتیجہ میں دنیا سے ان بیماریوں کا خاتمہ ہو چکا ہے۔سائنسدانوں کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ ہر وائرس کے خلاف کوئی حفاظتی دوائی تیار ہو جائے تاکہ اس کی روک تھام کا انتظام کیا جاسکے۔ایک اور دفاع کا طریقہ یہ ہے کہ چونکہ اکثر وائرس کسی دوسرے جاندار مثلاً مچھر یا کسی خاص قسم کی مکھی (sand fly) یا کُتوں یا دوسرے اسی قسم کے جانوروں کے کاٹنے کے ذریعہ سے انسان کے جسم میں پہنچتا ہے اس لئے ان کاٹنے والے جانداروں سے محفوظ رہنے کے طریقے اختیار کئے جائیں۔بعض وائرس گندی سوئیوں سے ٹیکہ لگانے کی وجہ سے پھیلتے ہیں ان میں ایڈز، ہیپا ٹائٹس بی اور سی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔اگر گندی سوئیوں کا استعمال روک دیا جائے تو پھر کافی حد تک ان وائرسز کے پھیلنے کو روکا جاسکتا ہے۔بعض وائرسز کے خلاف ایسی دوائیاں بھی دریافت ہو چکی ہیں جو انہیں ہلاک کر دیتی ہیں ان میں ایڈز اور انفلوئنزا کے جراثیم خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ عام انٹی بایوٹکس (antibiotics) جو بیکٹیریا کے خلاف استعمال ہوتی ہیں ان کا وائرسز پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔بعض وائرس سانس کے ذریعہ سے پھیلتے ہیں اس لئے کھانستے اور چھینکتے وقت بہت احتیاط کی ضرورت ہے کہ فضا میں جراثیم نہ پھیلیں۔ بعض وائرس ہاتھوں کے ذریعہ سے پھیلتے ہیں خاص طور پر وائرس کی وجہ سے ہونے والی الٹیاں اور دستوں کی بیماریاں اسی طرح پھیلتی ہیں۔ ہاتھوں کو اچھی طرح دھونا اور صاف رکھنا اس بیماری کو پھیلنے سے روکتا ہے۔ وائرسز کا کینسر سے بھی گہرا تعلق ہے۔ ہیومن پیپیلو ما وائرس (HPV) جو جنسی بے راہ روی کے نتیجہ میں پھیلتا ہے کا کینسر سے تعلق ہے۔اسی طرح ایڈز کی بیماری میں بھی کئی قسم کے کینسر پھلتے پھولتے ہیں۔جیسے جیسے تحقیق مزید وسیع ہوتی جاتی ہے ان رازوں پر سے پردہ اٹھتا جاتا ہے۔

بیکٹیریا

اب ہم مختصراً کچھ بیکٹیریا کا بیان کرتے ہیں۔ یہ جراثیم وائرس سے بڑے ہوتے ہیں اور عام خردبین سے نظر آجاتے ہیں۔ بہت سے بیکٹیریا انسانی جلد آنتوں، ناک، منہ گلے اور اسی طرح کے تمام جسمانی سوراخوں میں رہتے ہیں اور جسم کی حفاظت کرنے کا کام سرانجام دیتے ہیں۔ان کی موجودگی کی وجہ سے بیماری پیدا کرنے والے خطرناک بیکٹیریا ان اعضاء میں آسانی سے داخل نہیں ہوسکتے۔انٹی بایوٹکس کے غیر ضروری استعمال کا ایک بہت بڑا نقصان یہ بھی ہے کہ جہاں وہ بیماری پیدا کرنے والے بیکٹیریا کو مار دیتی ہیں وہاں جسم کی حفاظت کرنے والے بیکٹیریا کو بھی شدید نقصان پہنچاتی ہیں اور جسم پر ایسے جراثیم کا حملہ ہو جاتا ہے جن سے عام طور پر جسم محفوظ رہتا ہے۔بیکٹیریا سے نمونیا۔تپ دق۔تپ محرقہ (typhoid) پیچش۔ ہیضہ۔ طاعون۔گردن توڑ بخار۔کوڑھ۔ہڈیوں کی سوزش۔ پیپ کے گولے جلد کے زخم غرض ہر قسم کی شدید نوعیت کی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ ان بیماریوں کے پھیلانے میں مکھیوں کا اہم کردار ہے کیونکہ مکھیاں زخموں اور ہر قسم کے گند پر بیٹھتی ہے اور اُن پر سے اپنی ٹانگوں، پروں اور سونڈھ کے ذریعے سے جراثیم اُٹھا کر کھانے کی چیزوں تک پہنچا دیتی ہیں جس کے کھانے سے انسان بیمار ہو جاتا ہے۔

بیکٹیریا سے پیدا ہونے والی بیماریوں کے علاج کے لئے انٹی بایوٹک ادویہ استعمال ہوتی ہیں۔ آج سے صرف ساٹھ ستر سال پہلے ان دوائیوں کا کوئی نام ونشان بھی نہیں تھا اور ایسے مریض بہت خطرناک سمجھے جاتے تھے۔ بہت سے ہلاک ہو جاتے تھے۔بعض کئی کئی مہینے ہسپتالوں اور سینی ٹوریم میں پہاڑوں پر رہتے تھے اور لوگ ان سے گھِن کھاتے تھے اور دور رہتے تھے۔ جب سے یہ دوائیاں ایجاد ہوئی ہیں ان کے علاج کے

طریقے یکسر بدل گئے ہیں اور اگر صحیح انٹی بایوٹک مناسب طریقہ سے استعمال کی جائے تو بہت جلد مریض ٹھیک ہوجاتے ہیں۔لیکن انٹی بایوٹکس کو استعمال کرنے کے لئے بعض ضروری احتیاطیں کرنی لازم ہیں۔ سب سے پہلی یہ کہ جو انٹی بایوٹکس استعمال کی جائے وہ اُس جراثیم کے لئے موزوں ہو جو بیماری پیدا کررہا ہے اور جسم کو نقصان پہنچانے والی نہ ہو۔ اس بات کا پتہ چلانے کے لئے لیبارٹری میں ٹسٹ کیا جاتا ہے۔ اگر ٹسٹ صحیح طریقے سے کیا جائے تو موزوں انٹی بایوٹکس کا پتہ چل جاتا ہے جو درست مقدار میں اور مناسب وقت کے لئے استعمال کرنی چاہئے اور اس دوران مریض کی حالت کو زیرِنظر رکھا جائے تاکہ انٹی بایوٹکس کے فوائد اور نقصانات کا پتہ چلتا رہے۔

بہت سی بیماریوں مثلاً تپ دق، نمونیا، ہیضہ، ٹائیفائیڈ، کالی کھانسی، تشنج، خناق، گردن توڑ بخار، طاعون وغیرہ کیلئے حفاظتی ٹیکے بھی دستیاب ہیں۔ ان سے بھی ان بیماریوں کی روک تھام کے لئے فائدہ اٹھانا چاہئے۔

ملیریا کے جراثیم

ملیریا کے جراثیم بیکٹیریا سے بڑے سائز کے ہوتے ہیں اور یہ مچھروں کے ذریعے سے انسانوں کے خون میں پہنچتے ہیں۔اس بیماری کی روک تھام کے لئے مچھروں کی افزائش کو کنٹرول کرنا اور ان کے کاٹنے سے بچنا بہت اہمیت کا حامل ہے۔حفظانِ صحت کے اصولوں میں مچھروں کی افزائش کو روکنا بہت اہمیت رکھتا ہے۔ملیریا تین مختلف قسم کے جراثیم سے ہوتا ہے اور ہر جراثیم مختلف نوعیت کی ملیریا کی بیماری پیدا کرتا ہے اور سب سے خطرناک فالسی پیرم (falciparum) ملیریا ہوتا ہے جو دماغ پر بھی حملہ کردیتا ہے اور بچوں میں خاص طور پر بہت مہلک ہے۔ایسے لوگ جو ملیریا کے علاقے میں ایسی جگہ سے آئیں جہاں یہ بیماری ہوتی نہ ہو ان کو خاص طور پر بہت خطرہ ہوتا ہے اور انہیں مسلسل بچاؤ کی دوائی کھاتے رہنا چاہئے۔

طاعون

طاعون بھی انتہائی مہلک بیماری ہے۔بیسویں صدی کے شروع میں ہندوستان میں اس بیماری کی وباء پھوٹ پڑی تھی اور ایک کروڑ باشندے حفاظتی ٹیکہ کی دریافت کے باوجود اس بیماری کی وجہ سے لقمۂ اجل بن گئے۔اس بیماری کا جراثیم چوہے کی جلد پر رہنے والے پسو کے کاٹنے سے انسان کو لگتا ہے۔چوہے اور اس کی جلد پر رہنے والا پسو عام طور پر زیرِزمین بلوں میں رہتے ہیں لیکن وباء کے دنوں میں یہ زمین سے باہر آکر انسانوں کو کاٹنا شروع کردیتے ہیں جس کی وجہ سے یہ بیماری پھیل جاتی ہے۔ اس کی روک تھام کے لئے ایک تو حفاظتی ٹیکہ ہے جس کا ذکر کیا جاچکا ہے۔ دوسرا چوہوں اور ان کے کیڑوں کا کنٹرول اور تیسرے یہ کہ اب ان جراثیم کے خلاف انٹی بایوٹک بھی ایجاد ہوچکی ہے۔

طاعون کی بیماری سے حفاظت کے ضمن میں ایک قابل ذکر بات یہ بھی ہے کہ ہندوستان میں طاعون کی وباء کم وبیش پندرہ سال تک رہی اور ہر طرف موتا موتی پڑی ہوئی تھی بہت سی بستیاں اس بیماری کی شدت سے ویران ہوگئیں اور حفاظتی ٹیکہ کی ایجاد نے انہیں کوئی بھی فائدہ نہیں پہنچایا بلکہ بعض لوگ ٹیکہ لگوا کر ٹیٹنس کی بیماری میں مبتلا ہوکر ہلاک ہوگئے۔ اس وباء کے دوران کئی لاکھ ایسے افراد بھی تھے جنہوں نے اپنے رب سے اخلاص اور وفا کا خاص عہد باندھا اور نیکی، سچائی اور تقویٰ پر قدم رکھتے ہوئے زندگی گزاری۔ایسے لوگ باوجود حفاظتی ٹیکہ نہ لگوانے کے طاعون کی بیماری سے محفوظ رہے۔گویا بیماریوں سے محفوظ رہنے کا ایک اور حیرت انگیز طریقہ انسانوں کے مشاہدہ میں آیا۔

پیٹ کے کیڑے

پیٹ کے کیڑے بھی بیماری پیدا کرتے ہیں ان کی کئی قسمیں ہیں۔بعض خون چوستے ہیں اور خون کی کمی کردیتے ہیں۔ان کے بچے مٹی میں پلتے ہیں اور انسان کے پاؤں کی جلد میں سوراخ کرکے خون کے ذریعہ سے پھیپھڑوں سے ہوتے ہوئے آنتوں میں پہنچتے ہیں اور جہاں سے بھی گزرتے جاتے ہیں وہیں پر بیماری پیدا کرتے جاتے ہیں۔ اسی طرح بڑے کیڑے جن کو کیچوے کہا جاتا ہے اور پنجابی زبان میں ان کو ملپ کہتے ہیں یہ بھی اسی راستے سے آنتوں میں پہنچتے ہیں۔ان کے بڑے سائز کی وجہ سے یہ آنتوں میں رکاوٹ کا باعث بھی بن جاتے ہیں اور اس کے علاج کے لئے بعض دفعہ فوری طور پر آپریشن بھی کرنا پڑسکتا ہے۔سؤر اور گائے کا ایسا گوشت کھانے سے جو پورے طور پر پکایا نہ جائے جیسا کہ سٹیک (steak) اور سیخ کباب وغیرہ میں ہوتا ہے ٹیپ ورم (tape worm) نام کا کیڑا آنتوں میں پیدا ہوجاتا ہے۔اس کے بچے انسانی گوشت اور دماغ میں جاکر رسولی بنا دیتے ہیں جو بڑے خطرناک اثرات پیدا کرتے ہیں لیکن یہ سب کیڑے دواؤں کے ذریعہ جسم سے نکالے جاسکتے ہیں۔تحقیقات سے پتہ چلا ہے کہ جنوبی ایشیا کے بعض علاقوں کے دیہات میں رہنے والوں میں پیٹ کے کیڑے نوے فیصد آبادی میں موجود ہوتے ہیں اور اِن لوگوں کی صحت ان کیڑوں کی وجہ سے بری طرح متاثر ہوتی ہے۔ اِس کی وجہ کھیتوں میں رفع حاجت کرنا اور وہیں پر بعد میں ننگے پاؤں کام کرنا ہے۔ایسے لوگوں کو وقتاً فوقتاً کیڑوں کو مارنے کی دوائیاں دینے سے ان کی صحت پر اچھا اثر پڑتا ہے۔

کیڑے مکوڑے

کیڑے مکوڑوں اور مکھیوں کے فوائد بھی بہت سے ہیں۔ اس معاملے میں شہد کی مکھی سرفہرست ہے۔شہد کی مکھی اور بہت سے دوسرے کیڑے مکوڑے فصلوں اور پھلوں کے بنانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں کیونکہ ان کے ذریعہ سے پھولوں کے پولن (pollen) جو پھول کا نر حصہ ہے وہ پھول کے مادہ حصے تک پہنچ جاتا ہے اور اس طرح پھل اور اناج پیدا ہوتے ہیں۔ڈی ڈی ٹی ان کیڑوں کو ہلاک کرنے والی ایک دوائی ہے جب یہ ایجاد ہوئی تو سائنسدان بہت خوش ہوئے کہ چلو مچھروں سے چھٹکارے کا آسان طریقہ دریافت ہوگیا ہر جگہ اس دوائی کا چھڑکاؤ کرو اور مچھروں سے نجات پاؤ لیکن استعمال کے تجربہ کے بعد جلد ہی اس کے نقصانات سامنے آنے لگے۔ ایک تو یہ کہ مضر صحت کیڑوں کے ساتھ ساتھ تمام مفید کیڑے بھی ہلاک ہوگئے اور پھلوں اور فصلوں کی افزائش کا نظام درہم برہم ہوگیا۔اس کے علاوہ یہ بھی پتہ چلا کہ یہ دوائی انسانوں کی صحت کو بھی متاثر کرتی ہے اور جاکر سالہا سال تک ہڈیوں میں بیٹھی رہتی ہے۔ یہ تحقیق سامنے آنے کے بعد اس دوائی کے استعمال پر پابندی لگائی گئی۔ ہر نئی دوائی کا یہی حال ہے کہ منافع کمانے کے لئے دوائی بنانے والی کمپنیاں کوشش کرتی ہیں کہ جلد از جلد ان کی بنائی ہوئی نئی دوائی بازار میں آئے اور خوب فروخت ہو حالانکہ ابھی اس دوائی پر تحقیق مکمل نہیں ہوئی ہوتی۔ اس لئے کیڑے مارنے والی باقی دوائیوں کے استعمال میں بھی بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔کیڑوں کو تلف کرنے کے اور بھی بہت سے طریقے ہیں جن میں مکڑیوں اور پرندوں کا بھی اہم کردار ہے اور بعض ممالک میں ان طریقوں کو بھی استعمال کیا جاتا ہے۔مکڑیاں اور پرندے کیڑوں کو کھا جاتے ہیں اور اس طرح ان کی تعداد کو کم رکھنے میں مدد کرتے ہیں۔کیڑے مار دوائیوں کے استعمال کی نسبت یہ طریقہ اگر صحیح طور پر رائج ہوسکے تو بہتر معلوم ہوتا ہے۔

بہت سے کیڑے بیماریوں کے جراثیم اپنے جسم میں لئے پھرتے ہیں اور انسانوں اور جانوروں کو کاٹ کاٹ کر ان میں بیماری پھیلا دیتے ہیں۔انگریزی زبان میں ایسے کیڑوں کو ویکٹرز (vectors) کہا جاتا ہے۔ مچھر کئی بیماریوں کے ویکٹر ہیں اینوفلیز (Anopheles) مچھر ملیریا کا اور ایڈیز (Aedes) مچھر پیلے بخار، ڈینگی بخار اور کئی اور قسم کی بیماریوں کو پھیلانے کا ذریعہ ہیں۔چوہے کی جلد پر پلنے والا پسو انسانوں کو کاٹ کر ان کے جسم میں طاعون کے جراثیم داخل کرتا ہے۔جوئیں جو انسان کے بالوں میں پڑجاتی ہیں ان کے کاٹنے سے بھی بخار ہوجاتا ہے۔ایک بہت چھوٹا کیڑا جسے سینڈ فلائی کہتے ہیں وہ کالا آزار کی بیماری کا موجب ہے۔غرض یہ ایک لمبی فہرست ہے اور اس سے بیماریوں کو پیدا کرنے اور انہیں پھیلانے میں کیڑے مکوڑوں کے کردار کا پتہ چلتا ہے۔بعض کیڑے زہریلے بھی ہوتے ہیں جیسے بچھو جسکے ڈنک میں دل کو کمزور کرنے والا زہریلا مادہ ہوتا ہے۔اسی طرح بعض مکڑیاں بھی زہریلی ہوتی ہیں جنکے کاٹنے سے انسان ہلاک ہو جاتا ہے۔ بہت سے سانپ بھی زہریلے ہوتے ہیں اور انسان کو کاٹ کر ہلاک کر دیتے ہیں۔ چیونٹیوں کے کاٹنے سے بھی تکلیف ہوتی ہے کیونکہ اسکے لعاب میں فارمک ایسڈ ہوتا ہے جو انسان کو تکلیف دیتا ہے۔ اسی طرح شہد کی مکھی اپنے دفاع کے لئے اپنا ڈنک استعمال کرتی ہے اور اگر بہت زیادہ مکھیاں کاٹ لیں تو جان جانے کا خطرہ پیدا ہوجاتا ہے۔

قرآن میں جراثیم کا ذکر

قرآن کریم میں بھی جراثیم اور کیڑوں کا ذکر موجود ہے۔شہد کی مکھی، مچھر، عام مکھی، چیونٹیوں، مکڑی اور نظر نہ آنے والی خدا کی مخلوق جیسے وائرس اور بیکٹیریا وغیرہ کا ذکر موجود ہے۔ ’’جن‘‘ کا لفظ کثرت سے استعمال ہوا ہے اور جب کہ اس کے معانی بھی بہت ہیں ایک معنیٰ وائرس اور بیکٹیریا بھی معلوم ہوتا ہے جیسا کہ درج ذیل آیت سے ظاہر ہوتا ہے۔

’’اور جن کو آگ کے شُعلوں سے پیدا کیا‘‘
(الرحمٰن 16)

مچھر ملیریا بخار کے علاوہ بھی بہت سی دوسری بیماریوں کے کیڑوں اور جراثیم کا حامل (vector) ہے۔ یہ جراثیم اُس کے جسم پر سوار رہتے ہیں اور بہت سی مہلک بیماریاں مچھروں کے کاٹنے سے پھیلتی ہیں اور بہت تباہی مچاتی ہیں۔ ان کی وجہ سے بستیوں کی بستیاں ویران ہوجاتی ہیں۔ درج ذیل آیت غور طلب ہے جبکہ فرمایا۔

’’اللہ ہرگز اس سے نہیں شرماتا کہ کوئی سی مثال پیش کرے جیسے مچھر کی بلکہ اس کی جو اُس کے اوپر ہے۔.....‘‘ (البقرۃ:27)

بیسویں صدی کے شروع کے سالوں میں ہندوستان میں طاعون کی خوفناک وباء پھوٹ پڑی اور جبکہ پرانے زمانے کی طاعون کی وباؤں میں کبھی اس کی وجہ معلوم نہیں ہوسکی تھی اس دفعہ انسان

باقی صفحہ 4 پر

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

۞ مکرم کاشف محمود عابد صاحب مربی ضلع لیہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ فہمیدہ اختر صاحبہ اہلیہ مکرم ٹھیکیدار محمود احمد صاحب ساکن کالا گجراں ضلع جہلم کچھ عرصہ سے شوگر اور ایک ٹانگ اور ایک بازو میں شدید درد کی وجہ سے بیمار ہیں۔ اٹھنے بیٹھنے میں بھی دشواری ہے۔ احباب سے والدہ محترمہ کی جلد اور کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

۞ مکرم اکرام اللہ بھٹی صاحب مربی سلسلہ قمر آباد ضلع نوشہرو فیروز تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بڑی بہن مکرمہ امۃ الرشید بھٹی صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالرشید صاحب بھٹی میر پور خاص کچھ عرصہ سے جگر اور دیگر عوارض کے باعث بیمار ہیں گزشتہ دنوں صحت کی خرابی میں بہت شدت آ گئی تھی بروقت علاج سے اللہ تعالیٰ نے اپنا خاص فضل فرمایا تاحال بیماری کی وجہ سے کمزوری بھی شدید ہے علاج بھی جاری ہے تمام احباب جماعت سے اپنی بہن کی کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

۞ مکرم عمر علی طاہر صاحب مربی سلسلہ نظارت اشاعت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بھتیجے مکرم مبارک محمود صاحب مربی سلسلہ ابن محترم سیف علی شاہد صاحب امیر ضلع میر پور خاص مورخہ 4 مئی 2011ء کو فضل عمر ہسپتال میں 42 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ مورخہ 6 مئی 2011ء کو نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد ان کی نماز جنازہ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب امیر مقامی و ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ نے بیت المبارک میں پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید انجمن احمدیہ نے دعا کروائی۔ اس موقع پر بہت سے بزرگان سلسلہ اور پاکستان کے مختلف اضلاع سے احباب جماعت نے شرکت کی۔ مرحوم 1989ء میں جامعہ احمدیہ ربوہ سے بطور مربی سلسلہ فارغ ہوئے اور 9 سال پاکستان کی مختلف جماعتوں اور 8 سال تنزانیہ مشرقی افریقہ میں اور بیماری کے دوران وکالت تصنیف تحریک جدید ربوہ میں بطور مربی سلسلہ خدمت دین کی توفیق پائی۔ اپریل 2006ء میں تنزانیہ (مشرقی افریقہ) میں ہی بڑی آنت کے ٹیومر کے پھٹ جانے کی وجہ سے بیمار ہوئے اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر علاج کے لئے تنزانیہ سے پاکستان واپس آ گئے۔ پہلے کراچی میں لیاقت نیشنل ہسپتال میں دو مرتبہ کیموتھراپی اور بڑی آنت کا آپریشن ہوا۔ دسمبر 2007ء میں صحت یابی کے بعد سواحیلی ڈیسک وکالت تصنیف تحریک جدید میں کام شروع کیا جو آخر وقت تک جاری رہا۔ اسی دوران MTA پر عزیزم کے چند پروگرام بھی نشر ہوئے۔ جون 2010ء میں بیماری کے دوبارہ حملے پر شوکت خانم کینسر ہسپتال لاہور میں علاج شروع ہوا جو فروری 2011ء تک جاری رہا جس میں پہلے کیموتھراپی اور پھر ریڈی ایشن تھراپی کے ذریعہ علاج کیا گیا لیکن "مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی" والا معاملہ ہوا۔ فروری 2011ء میں شوکت خانم ہسپتال کے ڈاکٹروں نے مزید علاج سے معذرت کر لی اور گھر بھجوا دیا۔ فروری سے تادم وفات فضل عمر ہسپتال میں گاہے بگاہے مختلف عوارض کا علاج ہوتا رہا۔ عزیزم مبارک محمود بڑی جوانمردی اور صبر و حوصلہ کے ساتھ بیماری کا مقابلہ کرتے رہے۔ اتنا لمبا عرصہ بیماری کے دوران کبھی کوئی ناشکری یا بے صبری کا کلمہ زبان پر نہ لائے بلکہ عیادت کے لئے آنے والوں سے بہت مسکرا کر اور خندہ پیشانی سے یہی کہتے کہ الحمدللہ میں پہلے سے بہتر ہوں۔ مرحوم، محترم حیدر علی ظفر صاحب مربی انچارج جرمنی کے بھتیجے ہیں۔ مرحوم نے اہلیہ اور تین بیٹیوں کے علاوہ بوڑھے والدین اور 4 بھائی سوگوار چھوڑے ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے، اعلیٰ علیین میں داخل کرے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور اہلیہ اور بچوں کا حافظ و ناصر ہو۔

نیز بیماری کے دوران جن احباب نے کسی بھی رنگ میں تعاون کیا اور اس غم کے موقع پر بھی بہت سارے احباب نے تشریف لا کر یا بذریعہ فون ہمارے دکھ کو بانٹا ہم ان سب کے تہہ دل سے مشکور ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنی جناب سے بہترین جزا عطا فرمائے۔ آمین

تھائی لینڈ

تھائی لینڈ جنوب مشرقی ایشیا میں واقع ملک ہے اس کے مشرق میں لاؤس اور کمبوڈیا، جنوب میں تھائی لینڈ کی خلیج اور ملائشیا، مغرب میں انڈیمان کا سمندر اور برما واقع ہے۔ بنکاک اس کا دارالحکومت اور سب سے بڑا شہر ہے۔ پہلے اس کا نام سیام تھا، 11 مئی 1949ء کو اسے بدل کر تھائی لینڈ یعنی آزاد سرزمین رکھ دیا گیا۔ یہ علاقہ ہزاروں سال سے آباد ہے۔ اس نے کئی بادشاہتوں کے ادوار دیکھے۔ 16ویں صدی میں یورپی قوتوں نے اس کا رخ کیا تاہم ان کے شدید دباؤ کے باوجود یہ جنوب مشرقی ایشیا کا واحد ملک ہے جو نوآبادیاتی نظام کا حصہ نہ بنا۔ دوسری جنگ عظیم میں یہاں کے حکمرانوں نے جاپان کا ساتھ دیا۔ اسی دوران یہاں "سری تھائی" کے نام سے جاپان مخالف تحریک بھی چلتی رہی۔ سرد جنگ کے دور میں بہت سی دوسری ترقی پذیر ممالک کی طرح تھائی لینڈ بھی امریکہ کا اتحادی بن گیا۔ یہ ملک عشروں تک فوجی انقلاب تلے کچلا گیا۔ تاہم 80ء کی دہائی میں یہاں جمہوری نظام پروان چڑھا۔ 1997ء میں ایشیا میں مالی بحران کھڑا ہوا تو تھائی لینڈ پر بھی اس کے بڑے اثرات مرتب ہوئے۔ اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ بحران سے پہلے یہاں امریکی ڈالر کی قیمت 25 بھٹ (ملکی کرنسی) تھی تاہم بحران کے بعد 56 بھٹ ہو گئی۔ فوجی جرنیلوں کے ہاتھوں معزول ہونے والے وزیراعظم تھاکسن کے عہد اقتدار میں ملکی کرنسی کو غیر معمولی استحکام نصیب ہوا۔ اب یہاں ڈالر کی قیمت 33 بھٹ ہے۔ اب یہ ملک مکمل طور پر معاشی استحکام حاصل کر چکا ہے۔ 2002-04ء تک معاشی ترقی کے اعتبار سے یہ ایشیا میں چوٹی کا ملک تھا۔ 2003ء میں ترقی کی شرح 6.9 فیصد تک جا پہنچی تھی۔ اس کا زیادہ تر انحصار برآمدات پر ہے۔ اس شعبے میں تھائی لینڈ کی کارکردگی مسلسل بلندی کا سفر طے کرتے دکھائی دی۔ 2006ء میں برآمدات میں 17 فیصد اضافہ ہوا اور 2007ء میں اضافہ 12 فیصد تک رہا۔ برآمدات میں ٹیکسٹائل سے متعلقہ اشیاء، جوتے وغیرہ، مچھلی، چاول، ربڑ، جیولری، آٹو موبائل، کمپیوٹر اور الیکٹرانک کا سامان شامل ہے۔ اس کے خریداروں میں سب سے بڑے ممالک میں سے امریکہ، جاپان اور چین ہیں۔

یہاں فی کس اوسطاً سالانہ آمدنی 8000 ڈالر ہے۔ بے روزگاری کی شرح محض 1.7 فیصد ہے۔ خط غربت سے نیچے زندگی بسر کرنے والوں کی شرح 10 فیصد ہے۔ اشیائے ضرورت کی قیمتوں میں اضافے کی شرح 2 فیصد ہے۔

قدرتی وسائل سے مالا مال اس ملک کی آبادی 6 کروڑ 50 لاکھ 68 ہزار ہے۔ 15 سے 64 برس تک کی عمر کے لوگ 70.1 فیصد ہیں۔ شرح خواندگی مردوں میں 94.9 فیصد اور عورتوں میں 90.5 فیصد جبکہ مجموعی طور پر 92.6 فیصد ہے۔ ہر شہری کے لئے فوجی تربیت لازم ہے۔ ملکی جی ڈی پی کا 1.8 فیصد فوج پر خرچ ہوتا ہے۔ ملک میں 106 ایئرپورٹ اور 111 ٹی وی سٹیشنز ہیں۔ ملک کا ہر باسی موبائل فون استعمال کرتا ہے۔ معاشی آزادی کے حوالے سے تھائی لینڈ کا دنیا کے 157 ممالک میں سے 50 واں نمبر ہے۔ آزادی صحافت کے اعتبار سے دنیا کے 169 ممالک میں سے 135 واں نمبر، کرپشن سے پاک صاف ممالک میں سے دنیا کے 179 ممالک میں 84 واں نمبر اور انسانی ترقی کے حوالے سے دنیا کے 177 ممالک میں سے 78 واں نمبر ہے

دارالصناعۃ میں داخلہ

۞ دارالصناعۃ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ میں درج ذیل ٹریڈز میں داخلے جاری ہیں۔

مارننگ سیشن

1۔ آٹو مکینک۔ 2۔ ریفریجریشن وائیر کنڈیشننگ۔ 3۔ ووڈ ورک (کارپینٹر)

ایوننگ سیشن

1۔ آٹو الیکٹریشن۔ 2۔ جنرل الیکٹریشن و بنیادی الیکٹرونکس۔ 3۔ پلمبنگ۔ 4۔ ویلڈنگ اینڈ سٹیل فیبریکیشن

تمام کورسز کا دورانیہ 6 ماہ ہے۔

داخلہ فارم کے حصول و دیگر معلومات کے لئے دفتر دارالصناعۃ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ 27/52 دارالعلوم وسطی ربوہ رفون نمبر 047-6211065 0336-7064603 سے رابطہ کریں۔

☆ نئی کلاسز کا آغاز 2 جولائی 2011ء سے ہوگا۔
☆ نشستوں کی تعداد محدود ہے۔
☆ بیرون ربوہ طلباء کے لئے ہوسٹل کا انتظام ہے۔
☆ والدین اپنے بچوں کو ادارہ میں داخل کروائیں۔

تمام طلباء جو گزشتہ سیشنز میں کورسز مکمل کر چکے ہیں، ان کی اسناد آ چکی ہیں۔ لہٰذا ان سے گزارش ہے کہ اپنی اسناد دفتر ہذا سے صبح کے وقت حاصل کر لیں۔

(نگران دارالصناعۃ ربوہ)

شربت جگر خاص
جگر کی اصلاح اور ہر قسم کے یرقان میں مفید شربت
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ
فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382

ٹیڑھے دانتوں کا علاج فکسڈ بریسز سے کیا جاتا ہے
احمد ڈینٹل سرجری فیصل آباد
صبح 9 بجے تا 1 بجے گورونانک پورہ 041-2614838
شام 5 بجے تا 9 بجے ستیانہ روڈ 041-8549093
ڈاکٹر وسیم احمد ثاقب ڈینٹل سرجن
بی ایس سی۔ بی ڈی ایس (پنجاب) 0300-9666540

درخواست دعا

مکرم حافظ علی منیر صاحب واہ کینٹ اطلاع دیتے ہیں کہ میرے والد محترم چوہدری منیر احمد صاحب کا ملٹری ہسپتال راولپنڈی میں بائی پاس کامیابی سے ہو گیا ہے مگر پھیپھڑوں میں انفیکشن ہے جس کی وجہ سے تکلیف ہے کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

درستی نام

مکرم مبشر احمد صاحب تحریر کرتے ہیں۔

میرے نکاح فارم پر میرے والد کا نام غلط تحریر ہوگیا ہے۔ میرے والد صاحب کا درست نام مکرم محمد عاشق سمیع صاحب ہے۔ جبکہ فارم پر غلطی سے محمد عاشق سلیم تحریر ہوگیا ہے۔ خاکسار کا پورا نام یوں ہے۔ مبشر احمد ولد مکرم محمد عاشق سمیع صاحب

خبریں

نوشہرہ، ڈسٹرکٹ کورٹ کے سامنے دھماکہ 3 افراد جاں بحق 6 زخمی

نوشہرہ میں ڈسٹرکٹ کورٹ کے مرکزی دروازے پر دھماکہ ہوا ہے جس کے نتیجے میں ایک خاتون پولیس اہلکار سمیت 3 افراد جاں بحق اور 6 زخمی ہو گئے۔

عسکری حکام پارلیمنٹ کو بند کمرہ میں بریفنگ دیں گے

وزیر اعظم گیلانی نے کہا ہے کہ ایبٹ آباد میں امریکی کارروائی پر امریکہ کے ساتھ شدید اختلافات ہیں۔ آئی ایس آئی اور پاک فوج اپنے فرائض ذمہ داری کے ساتھ ادا کر رہے ہیں۔ 13 مئی کو پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس میں عسکری حکام ان کیمرہ بریفنگ دیں گے۔

راجستھان میں پاکستانی سرحد کے قریب بھارتی جنگی مشقیں شروع

بھارت نے راجستھان میں پاکستانی سرحد کے قریب 20 ہزار فوج جمع کر کے جنگی مشقیں شروع کر دی ہیں۔ ترجمان کے مطابق ''وجئے بھوا'' (تمہاری جیت ہو) نامی یہ مشقیں 6 دن تک جاری رہیں گی۔

ایبٹ آباد آپریشن پاکستان کی خودمختاری پر حملہ ہے

مسلم لیگ (ن) کے قائد میاں نواز شریف نے پاکستان کے حالات پر انتہائی تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ ایبٹ آباد آپریشن پاکستان کی خود مختاری پر ضرب ہے۔ پاکستان خطرات میں گھرا ہوا ہے اور ہمیں متحد ہو کر اس سے نکالنا ہے۔ ایبٹ آباد آپریشن کے واقعہ کا نوٹس نہ لیا گیا تو پاکستان مزید خطرات کا شکار ہو سکتا ہے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 11 مئی

طلوع فجر	3:46
طلوع آفتاب	5:12
زوال آفتاب	12:05
غروب آفتاب	6:57

قابل اعتماد مفید و مجرب ادویہ

زدجام عشق	-/1500	شباب آور موتی	-/700
زدجام عشق خاص	-/7000	معجون فلاسفہ	-/100
نواب شاہی	-/9000	حب ہمزاد	-/90
سونے چاندی گولیاں	-/900	تریاق مثانہ	-/300

کامیاب علاج۔ ہمدردانہ مشورہ
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434,6211434

سلطان آٹو سٹور + ورکشاپ
ہر قسم کی گاڑیوں کے پارٹس دستیاب ہیں
ڈینٹنگ پینٹنگ مکینیکل ورکس
ہر قسم کی گاڑیوں کی خرید و فروخت کی جاتی ہے
429 بی پاک بلاک لنک وحدت روڈ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
فواد احمد: 0333-4100733
لقمان احمد: 0333-4232956

EXPRESS کوریئر سروس
U.K کی جانب سے جرمنی۔ کینیڈا۔ آسٹریلیا۔ امریکہ اور دیگر ممالک میں چھوٹے بڑے پارسل بھجوانے پر
شاندار سروس اور خصوصی پیکج
72 گھنٹے سروس کی بھی سہولت
سامان گھر سے پک کرنے کی سہولت
اعلیٰ سروس ہماری پہچان
نوٹ: فیصل آباد + سرگودھا + اسلام آباد اور کراچی سے بکنگ جاری ہے۔
فون آفس: 047-6214955,56
شیخ زاہد محمود: 0321-7915213
نزد سپر برگر اقصیٰ روڈ بشارت مارکیٹ بالمقابل سیشن کورٹ ربوہ

FD-10